سوال

(215) ران ستر ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ران سَتر ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوبتہ صفحہ 261 میں ہے الفخذ عورۃ یعنی ران پردہ ہے یعنی اس کو ڈھکنا چاہیے۔ نیل الاوطار جلد اوّل باب بین العورۃ وحدھا میں مسند حارث بن ابی اسامہ کے حوالہ سے ابی سعیدؓ سے مرفوع روایت ہے عورۃ الرجل ما بین سرتہ الی رکبتیہ یعنی ناف اور گھٹنوں کا درمیانی حصہ ستر ہے ایسا ہی منتخب کنز العمال بحوالہ ترمذی ذکر ہے اور مشکوٰۃ میں ابوداؤد اور منتقی میں موطا اور مسند احمد کا ذکر ہے۔ منتخب کنز الاعمال جلد 3 صفحہ 141 میں ہے «عن ابی العلاء مولی الاسلمیۃ قال رأیت علیا یتزر فوق السرۃ ابن سعد (ہق)» ''یعنی حضرت علی ناف کے اوپر تہ بند باندھتے تھے۔''

لیکن بخاری صفحہ 53 میں ہے۔ «قال انس حسر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن فخدہ» ''یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی ران ننگی کی۔ اس کے آگے ذکر ہے۔ «حسر الازار عن فخذہ حتی انظر الی بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» ''یعنی آپ نے ران سے کپڑا ہٹایا یہاں تک کہ میں آپ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔''

ان احادیث میں بظاہر مخالفت ہے بعض میں ہے کہ ران ستر ہے اور بعض میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ران ننگے ہونے کی پرواہ نہیں کی۔

امام بخاری رحمہ اللہ علیہ کا فیصلہ:

امام بخاری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: «حدیث انس اسند وحدیث جوھد احوط حتی نخرج من اختلافھم» بخاری صفحہ 53 یعنی انسؓ کی حدیث جس میں ران سے کپڑا ہٹانے کا ذکر ہے جرہد کی حدیث سے جس میں ران کو ستر کہا ہے سند کی رو سے قوی ہے لیکن جرہد کی حدیث پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ تاکہ اختلاف میں نہ پڑیں۔

محدث روپڑی رحمہ اللہ علیہ کا فیصلہ:

امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے جوکچھ فرمایا ہے ۔ بالکل ٹھیک ہے بے شک عمل احتیاط جرہد کی حدیث میں ہے ۔ لیکن ان دونوں حدیثوں میں موافقت کرنا چاہیں تو موافقت بھی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ گھٹنے کے قریب سے کھول لے توکوئی حرج نہیں ۔ شرمگاہ کے زیادہ قریب سے نہ کھولے ۔ کسانوں کو بھی اس سے زیادہ اجازت نہیں ۔ ہاں نماز میں ناف سے گھٹنوں تک ڈھکنا ضروری ہے بلکہ کندھے ڈھکنے بھی ضروری ہیں ۔ جیسا کہ بلوغ المرام میں حدیث جابرؓ اور حدیث ابی ہریرۃؓ سے ظاہر ہے کہ یہ حکم مرد کے لیے ہے عورت کو سر سے پاؤں تک ڈھکنا چاہیے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

ستر کا بیان، ج1ص292

محدث فتویٰ